كِتَابٌ أُحْكِمَتْ آيَاتُهُ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَدُنْ حَكِيمٍ خَبِيرٍ

الحمد للہ کہ دریں ایام سعادت فرجام کتاب مستطاب مجموعۂ لاجواب
تفسیر کلام مجید و شرح قرآنِ حکیم بطرزِ جدید و وجہ لطیف و انیق المسمّٰی

بُلْغَةُ الْحَيْرَانِ
فِي
رَبْطِ آيَاتِ الْفُرْقَانِ

از زبدۃ المفسرین، عمدۃ المحدثین، رئیس الفقہاء، الصوفی الصافی، مولانا حسین علی عم فیضہم الحنفی المجددی
تلمیذ ارشد مولانا رشید احمد القطب الگنگوہی قدس سرہٗ و مولانا محمد مظہر نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ
بانی مظہر العلوم سہارن پور

(مولوی) حسین علی صاحب پبلشر نے حمایتِ اسلام پریس لاہور میں باہتمام شیخ حسن الدین پرنٹر مچھو اکر واں بھچھراں ضلع میانوالی سے شائع کیا

http://alsiratblog.wordpress.com

فتاوی رشیدیہ جلد ثالث صـــ میں ہے۔ استفتا بعض لوگ انبیاء علی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کے لئے علم غیب ماسوائے اللہ تعالیٰ اس آیت سے جو سورۃ قل اوحی میں ہے۔ عالم الغیب فلا یظہر علی غیبہ احداً الا من ارتضی من رسول الاٰیۃ اس آیت سے ثابت کرتے ہیں۔ اور دلیل اس آیت کو گردانتے ہیں۔ مسلمانوں کو ایسا عقیدہ رکھنا درست ہے۔ یا نہیں۔ اور معتقد کافر ہوگا یا نہیں۔ یا رسول اللہ دور سے پکارنا جائز ہے یا نہیں۔

الجواب علم الغیب میں تمام علماء کا عقیدہ اور مذہب یہ ہے۔ کہ سوائے حق تعالیٰ کے اس کو کوئی نہیں جانتا۔ وعندہ مفاتح الغیب لا یعلمہا الا ہو۔ خود حق تعالیٰ فرماتا ہے۔ جس کا ترجمہ یہ ہے۔ کہ حق تعالیٰ ہی کے پاس علم غیب کا ہے۔ کہ کوئی نہیں جانتا۔ اس کو سوائے اس کے۔ پس اثبات علم الغیب غیر حق تعالیٰ کو شرک صریح ہے۔ مگر ہاں جو بات کہ حق تعالیٰ نے اپنے کسی مقبول کو بذریعہ وحی یا کشف بتا دیوے۔ وہ اس کو معلوم ہو جاتا ہے۔ اور پھر وہ مقبول کسی کو خبر دیوے۔ تو اس کو بھی معلوم ہو جاتا ہے۔ جیسا علم جنت اور دوزخ اور رضا وغیرہ کا حق تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام کو بتلا دیا اور پھر انہوں نے امت کو خبر دی۔ چنانچہ اس آیت سورہ جن سے معلوم ہوا۔ سو حاصل اس آیت کا یہ ہوا کہ جس امر غیب کی خبر حق تعالیٰ اپنے مقبول کو دیوے۔ تو اسکی خبر اس کو ہو جاتی ہے۔ نہ یہ کہ تمام مغیبات حق تعالیٰ کے نبی کو کشف ہو جاتے ہیں۔ چونکہ اگر یہ معنے اس کے ہوویں۔ کہ تمام علم غیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہو جاتا ہے۔ دوسری آیت صاف اسکے خلاف کر رہی ہے۔ قل لا املک لنفسی نفعا ولا ضرا الا ماشاء اللہ ولو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر وما مسنی السوء ترجمہ کہدے کہ میں نہیں مالک اپنے نفس کے واسطے کسی نفع اور کسی ضرر کا مگر جو خدا تعالیٰ چاہے اور جو میں غیب کو جانتا ہوتا تو بہت سی بھلائی جمع کر لیتا۔ اور کوئی برائی مجھ کو نہ لگتی۔ پس صاف روشن ہوگیا۔ کہ مغیبات آپکو معلوم نہیں اپنا نفع اور ضرر بھی آپکے اختیار میں نہیں تو یہ عقیدہ البتہ خلاف نص قرآن کے شرک ہوا۔ خود دوسری آیت میں موجود ہے لا ادری ما یفعل بی ولا بکم ان اتبع الا ما یوحی الی۔ ترجمہ میں نہیں جانتا۔ کہ کیا کیا جاویگا میرے ساتھ اور تمہارے ساتھ بجز اس چیز کے کہ میری طرف وحی کیا گیا۔ پس جب صاف ظاہر ہوگیا۔ کہ رسول علیہ السلام کو ہرگز بجز اس چیز کے کہ میری طرف وحی کیا گیا۔ علم غیب نہیں۔ مگر جسقدر اطلاع دیگئی ہے اور اس پر بہت آیات اور احادیث شاہد ہیں۔ تو خلاف اسکے عقیدہ کرنا کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام سب غیب جانتے ہیں۔ شرک قبیح جلی ہو دیگا۔ معاذ اللہ حق تعالیٰ سب مسلمانوں کو ایسے عقیدہ فاسدہ سے نجات دیوے آمین۔ پس ایسے عقیدے والا مشرک ہو۔ اور جب انبیاء علیہم السلام کو علم غیب نہیں تو یا رسول اللہ کہنا بھی ناجائز ہوگا۔ اگر یہ عقیدہ کرکے کہے کہ وہ دور سے سنتے ہیں بسبب علم غیب کے تو خود کفر ہے۔ اور جو یہ عقیدہ نہیں۔ تو کفر نہیں۔ مگر کلمہ مشابہ بکفر ہے۔ کتبہ الراجی ربہ و رشید احمد گنگوہی (۱۳۰۱ رشید احمد) الاجوبۃ صحیحۃ محمد محمود عفی عنہ مدرس مدرسہ عالیہ دیوبند (الٰہی عاقبت محمود گرداں) الاجوبۃ کلہا صحیحۃ ابو المکارم محمد اسحاق فرخ آبادی عفی عنہ۔ (محمد اسحاق) الجواب صحیحۃ اصاب المجیب عزیز الرحمٰن مفتی مدرسہ عالیہ دیوبند (توکلت علی العزیز الرحمن) صاب من اصاب محمد ریاض الدین عفی عنہ مدرس مدرسہ اسلامیہ میرٹھ (محمد ریاض الدین) ناظر حسن دیوبندی۔ (محمد ناظر حسن) بندہ محمود عفی عنہ مدرس اول مدرسہ عالیہ دیوبند (الٰہی عاقبت محمود گرداں) الجواب صحیح خلیل احمد عفی عنہ مدرس اول مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور (خلیل احمد) احمد حسن الحسینی الامروہی غفرلہ (احمد حسن)

الجواب صحیح خاکسار سراج احمد عفی عنہ میرٹھ [سراج احمد] الجواب صواب عبد المومن مدرس مکتہ میرٹھ [عبد المومن] ہذا ہو الحق وما ذا بعد الحق الا الضلال [احمد احمد]
علم غیب خاصہ حقتعالیٰ کا ہے اس لفظ کو کسی تاویل سے دوسرے پر اطلاق کرنا ایہام شرک سے خالی نہیں کتبہ الاحقر رشید احمد گنگوہی عفی عنہ [۱۳۰۱ رشید احمد]

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ فتاویٰ رشیدیہ حصہ سوم ص۲۲ میں ہے۔ استفتا فرماتے ہیں علما محققین احناف رحمہم اللہ مسئلہ ہذا میں کہ زید کہتا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ نے کل
علم غیب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا فرما دیا تھا۔ اور اب بھی آپ مخلوق کے ہر ایک حال ظاہر باطن خیر و شر سے بخوبی واقف ہیں یہاں تک کہ مچھر کے پر ہلانے کا
بھی آپکو علم ہو جاتا ہے اور ہر ایک کی آواز خواہ وہ مشرق میں ہو یا مغرب خود سن لیتے ہیں پس یہ عقیدہ کیسا ہے اور ایسا عقیدہ رکھنے والا مذہب احناف اور
کتب معتبرہ حنفیہ کی رو سے مسلمان رہا یا کافر مشرک ہو گیا۔ بینوا توجروا۔

الجواب جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عالم الغیب ہونیکا معتقد ہے سادات حنفیہ کے نزدیک قطعاً مشرک کافر ہے مثلاً بحر الرائق کتاب النکاح میں صاف تحریر فرماتے
ہیں جو کوئی نکاح کرے شاہدین اللہ اور رسول اللہ کو مقرر کرے اور اعتقاد یہ کرے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عالم الغیب ہیں وہ یقیناً کافر اور مشرک ہے اسکو کہتے ہیں کہ کسی مخلوق کو اللہ
تبارک و تعالیٰ کیساتھ کسی صفت ذاتی مثل علم کے اور قدرت کے یا عبادت میں شریک کرے سو اسکو اشراک فی الذات یعنی تعدد الٰہ کا قائل تو بہت ہی کم ہوا ہو گا۔ شامی رد المحتار کے
کتاب الارتداد میں صاف طور سے ایسے عقیدہ رکھنے والے کی تکفیر کی ہے اور یہ جو کہتے ہیں کہ علم غیب جمیع اشیاء آنحضرت کو ذاتی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کا عطا کیا ہوا ہے محض باطل اور خرافات
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حشر میں بھی بعض لوگوں کے قابل ہونے کا احتمال اور بار تعالیٰ کیطرف سے ارشاد ہو گا۔ انک لا تدری ما احدثوا بعدک الحدیث رواہ البخاری

الاجوبۃ صحیحۃ ابو الخیرات سید احمد عفی عنہ مدرس دوم مدرسہ عالیہ دیوبند [سید احمد] الاجوبۃ صحیحۃ محمد یعقوب عفی عنہ مدرس اول مدرسہ عالیہ دیوبند [محمد یعقوب] الاجوبۃ صحیحۃ احمد
ہزاروی عفی عنہ [احمد] الاجوبۃ کلہا صحیحۃ عزیز الرحمن دیوبندی کان اللہ [وتوکل علیہ عزیز الرحمن] الاجوبۃ صحیحۃ عبد اللہ انصاری عفی عنہ [عبد اللہ انصاری] الاجوبۃ صحیحۃ محمد محمود عفی عنہ
مدرس مدرسہ عالیہ دیوبند [انما عاقبت محمود حسن] الاجوبۃ کلہا صحیحۃ ابو المکارم محمد اسحاق فرخ آبادی عفی عنہ [محمد اسحاق] مطابق الور شاہ صاحب مدرس دیوبند محدث مشہور بڑا تعجب ہے
اس شخص سے جو زمرہ علما میں ہو کر ایسے شخص کی تکفیر میں تردد کرے اور قطعاً اسکو کافر نہ کہے بھلا کوئی عالم کہہ سکتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خدائی کی تبلائی ہوئی بھی بعض چیزوں
کی خبر نہ ہو۔ ہرگز نہیں بڑا فتنہ تو وہ شخص برپا کر رہا ہے جو ہر جگہ یہ کہتا پھرتا ہے کہ آپکو جمیع اشیاء کا علم دیدیا گیا ہے حالانکہ یہ صریحاً شرک ہے اور تمام فقہاء متفق اللفظ ایسے شخص کی
تکفیر کرتے ہیں یہ شخص کس دلیل سے حجت پکڑتا ہے حالانکہ تمام احادیث کے مخالف ہے بحوالہ تذکیر الاخوان صفحہ ۲۵۵ فتاویٰ رشیدیہ حصہ سوم ص۱۰ میں ہے سوال جو شخص رسول اللہ
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو غیب دان جانے اسکے پیچھے نماز درست ہے یا نہ۔ الجواب از بندہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب جو خاصہ حق
تعالیٰ کا ہے ثابت کرتا ہو اسکے پیچھے نماز درست ہے۔ لانہ کفر ظاہر فیمنع الاقتداء بہ مطلقا کذا فی الدر المختار۔ مجموعہ فتاویٰ مولوی عبد الحی ص۴۰ جلد اول میں ہے جو حضرت رحمہ اللہ تعالیٰ
رحم کریں اس مسئلہ میں کیا قول ہے کہ اس ملک کے لوگ مصیبت اور حاجت کے وقت انبیاء علیہم السلام یا اولیاء کرام کو دور سے بلند آواز سے پکارتے ہیں اور یہ اعتقاد رکھتے ہیں
کہ یہ لوگ حاضر و ناظر ہیں اور ہر حال اور ہر وقت جب ہم پکارتے ہیں خبردار ہوتے ہیں اس صورت سے کہنا جائز ہے یا نہیں۔ جواب صورت مذکورہ حرام بلکہ صاف شرک ہے کیونکہ تصور اعتقاد علم
غیب کو شامل ہے سوائے اللہ تعالیٰ کے اور غیر کیلئے علم غیب کا اعتقاد رکھنا کھلم کھلا شرک ہے جسکا خلاصہ بیان یہ ہے کہ شرع میں خدا تعالیٰ کی ذات اور صفات مختصہ اور عبادت میں
کسی غیر کو شریک کرنا شرک ہے اور علم غیب بھی خدا تعالیٰ کی صفات مختصہ میں سے ہے جیسا کہ عقائد کی کتابوں میں بالتصریح موجود ہے اختصار ملا علی قاری کی عبارت لکھی جاتی ہے جو شرح فقہ
اکبر میں ہے عبارت عربی کا ترجمہ علم غیب ایک ایسی بات ہے جسکو صرف اللہ تعالیٰ نے اپنے لئے خاص رکھا ہے غیر کو اسمیں کچھ دخل نہیں۔ ہاں اگر اللہ چاہے تو کسی نبی یا ولی کو معجزہ اور کرامت

کے طور پر غیب پر خبردار کرسے یا کسی علامت کیتھ غیب پر مطلع فرمادے اسیطرح بغیر علامت ظاہری کے کوئی شخص پانی برسنے کی خبر دے تو کفر ہو اور حنفیہ نے اسکو بھی کفر بتایا ہو۔ جو
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے غیب دانی کا قائل ہو کیونکہ آپکی غیب دانی اس آیت قرآنی کے مخالف واقع ہوگی۔ آیت کا ترجمہ اے نبی تو کہدے کہ آسمانوں اور زمین کی غیبی باتو نکو
سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی نہیں جانتا۔ مولانا عبدالحی صاحب کی عبارت کا ترجمہ اور تفسیر میں یہ اعتقاد کہ انبیا اور اولیا ہر وقت حاضر و ناظر ہیں اور ہر حال میں دور سے ہماری پکار کو سنتے ہیں۔
شرک ہے کیونکہ یہ صفات حق جل جلالہ کیساتھ مخصوص ہیں فتاوی بزازیہ میں ہو اگر کسی نے بغیر شواہد کے نکاح کیا اور یہ کہا کہ میں نے خدا اور رسول اور فرشتوں کو گواہ کیا تو یہ کفر ہے کیونکہ اس
میں رسول اور فرشتے کی غیب دانی کا اعتقاد پایا جاتا ہو۔ العبد مولوی امان اللہ خان ملتانی۔ حافظ محمد ابراہیم سجادہ نشین موسیٰ زئی نقل از اشتہار ملتانی اور ہمارے علماء اسکا بھی قائل ہیں
مشائخ کی ارواح کو حاضر جاننا کفر ہے۔ انتہی مسئلہ از حضرت غوث الاعظم فرماتے ہیں۔ من یعتقد ان محمداً صلی اللہ علیہ وسلم یعلم الغیب فہو کافر لان علم الغیب صفۃ مختصۃ
باللہ سبحانہ امراۃ التحقیق صفحہ مطبوعہ مصر ترجمہ جو شخص یہ اعتقاد رکھتا ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم غیب جانتے ہیں۔ وہ شخص کافر ہے کیونکہ غیب دانی اللہ تعالیٰ کی مخصوص
صفات میں ایک خاص صفت ہے انتہی از کتاب تنزیہ الرحمن مطبوعہ دہلی صفحہ ۱۰۔ فتاوی رشیدیہ حصہ سوم صفحہ میں ہے۔ ندا غیر اللہ کو کرنا دور سے شرک حقیقی جب ہوتا ہے کہ یہ اعتقاد
کرے کہ جسکو پکارتا ہوں وہ سن لیتا ہے۔ اور جب یہ مقصود سنانا نہیں ہوتا اور نہ یہ عقیدہ ہوتا ہے وہاں شرک نہیں ہوتا۔ سوال۔ یہ مسئلہ کس کس کتاب میں ہے۔ الجواب
بحر الرائق جلد پنجم مطبوعہ مصر۔ عینی بخاری جلد یازدہم ۵۳۰ فتح الباری مطبوعہ مصر جلد ۱۳ جلد ۳۹۵۔ جلد یکم ۱۱۵ سامرہ ۹۶ مطبوعہ انصاری دہلی۔ فتاوی
مولوی عبدالحی جلد دویم ۳۹ خلاصۃ الفتاوی جلد چہارم ۳۵۵ فتاوی عالمگیریہ مطبوعہ نولکشور ۲۱۲ قاضیخان جلد رابع ۱۶ مطبوعہ مصطفائی۔ شرح فقہ اکبر
۱۳۶ خازن فی آخر سورہ لقمان ۴۴۳ رد المختار ۳۰ جلد ۲۹۶ تجنیس صاحب الہدایہ کذا فی الفصول العمادیہ ۶۲ فی مختار الفتاوی لو تزوج امرءۃ
بشہادۃ اللہ و رسولہ لا ینعقد النکاح ویکفر لاعتقادہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعلم الغیب۔ جواہر اخلاطی میں ہے ان زعم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعلم الغیب یکفر نما
ملتک الغیر و فتح العزیز ۱۳ فتاوی بزازیہ ۳۲۵ فتاوی عبدالحی صاحب جلد اول ۳۵ و فی ۵۵ دو جلد دوم ۳۲ و فی الجلد الثالث ۶ بیری حاشیہ اشباہ ان سب
کتابوں میں حکم کفر لکھا ہو سو اماموں کی طرف سے قرآن شریف میں پنجاہ سورۃ میں سے چند اور ایک ہزار حدیث ایک بخاری شریف میں شاہد ہے۔ کسی کو
دور سے پکارنا اور یہ سمجھنا کہ اسکو خبر ہو گئی ہے شرک ہے تعلیم الدین ۱۶ مولوی اشرف علی صاحب نے زیور بہشتی ۳۳ میں لکھا ہو کسی کو دور سے پکارنا اور یہ
سمجھنا کہ اسکو خبر ہوگئی شرک کفر ہے۔ غنیۃ حضرت پیر صاحب کی ۶۱ فتوی امام جعفر صادق تذنیب الترغیب ۵۴ مکتوبات حضرت امام ربانی جلد اول مکتوب
صد و ہفتم۔ مکتوبات حضرۃ خواجہ محمد معصوم جلد سویم۔ مکتوب نوزدہم۔ ملفوظات حضرت حاجی دوست محمد قندھاری موسیٰ زئی شریف والہ۔ ارشاد الطالبین
قاضی ثناء اللہ میں ہے۔ یا شیخ عبدالقادر و یا خواجہ شمس الدین پانی پتی چنانچہ عوام میگویند شرک و کفر است۔ فتوی مولانا مرتضی حسن صاحب ناظم تعلیم دیوبند
بحوالہ پرچہ اخبار امرتسر ۱۴ اکتوبر ۱۹۲۶ء ان عقاید باطلہ پر مطلع ہو کر انہیں کافر مرتد ملعون جہنمی نہ کہنے والا بھی ویسا ہی مرتد و کافر ہے۔ پھر اسکو جو ایسا
نہ سمجھے۔ وہ بھی ایسا ہی ہے

ان کتابوں میں ثابت
کوکب الیمانی علی اولاد الزوانی۔ کوکب الیمانین علی الجعلان والخرالین۔ توضیح المراد لمن تخبط فی الاستمداد۔ کالا کافر۔
کیا گیا ہے کہ ایسے عقاید والے کافر ہیں۔ ان کا نکاح کوئی نہیں۔ سب زانی ہیں۔ وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد و آلہ واصحابہ اجمعین۔

مولانا فاضل لاثانی یار محمد ملتانی